14 اکتوبر 2016ء

پریس ریلیز
عملی وضابطہ کار کی استعداد کاری کے لیے اسٹیٹ بینک (بینکنگ سروسز کارپوریشن) کے شعبوں کی منتقلی

اسٹیٹ بینک آف پاکستان پہلے ہی وضاحت کر چکا ہے کہ اس کا کوئی ڈپارٹمنٹ لاہور منتقل نہیں کیا جارہا۔ تاہم اس کے ذیلی ادارے کے چند فنکشنل شعبوں کا کچھ حصہ جو آپریشنل کاموں کا ذمہ دار ہے عملی کارکردگی میں اضافے کی خاطر نگرانی اور نقل وحمل کی ضروریات پوری کرنے کے لیے لاہور منتقل کیا جارہا ہے۔ لاہور کا انتخاب خالصتاً جگہ کی دستیابی کی بنیاد پر کیا گیا ہے کیونکہ کسی اور دفتر خصوصاً اسلام آباد آفس میں اتنی افرادی قوت کے لیے گنجائش موجود نہیں۔ اس منتقلی کی وجہ مندرجہ ذیل پیراگراف میں بیان کی گئی ہے۔ یہاں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومت کے کھاتوں کی کنسولیڈیشن، اور حکومتوں کی جانب سے ریونیو کی وصولی اور ادائیگیوں کی انجام دہی کراچی سے جاری رہے گی نیز کمرشل بینکوں اور دیگر مالی اداروں کے وظائف بھی کراچی میں کام کرتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ سبسیڈیئری کا صدر دفتر بھی مکمل طور پر کراچی میں کام کرتا رہے گا۔

مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک کے دو ذیلی ادارے ہیں جو مکمل طور پر اس کی ملکیت میں ہیں: ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس۔ ایس بی پی بی ایس سی جو 2001ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے قائم کیا گیا تھا اسٹیٹ بینک کا آپریشنل بازو ہے۔ کراچی میں اس کا صدر دفتر اور 15 شہروں میں 16 فیلڈ آفسز ہیں۔ ایس بی پی بی ایس سی کرنسی کی تقسیم، فارن ایکسچینج آپریشنز اور بینکر ٹو دی گورنمنٹس کے فرائض انجام دینے کے علاوہ زراعت، اسلامی بینکاری، ہاؤسنگ فنانس، ایس ایم ای اور مائیکروفنانس کے شعبوں میں اسٹیٹ بینک کے ڈویلپمنٹ فنانس گروپ کی جانب سے پالیسیوں کی اشاعت اور نفاذ کی ذمہ داریاں نبھاتا ہے۔ ان شعبوں میں پالیسی کی تشکیل کا کام کراچی میں اسٹیٹ بینک انجام دیتا رہے گا۔

بعض آپریشنل شعبوں کی منتقلی کی ضرورت:

ایس بی پی بی ایس سی کے سربراہ ایک منیجنگ ڈائریکٹر (ایم ڈی) ہیں جن کی ٹیم بہت سے ڈائریکٹروں اور چیف منیجروں پر مشتمل ہے جو براہِ راست ایم ڈی کو رپورٹ کرتے ہیں۔ نگرانی کے کاموں میں بہتری پیدا کرنے، عملی کارگزاری بڑھانے اور امور میں ہم آہنگی لانے کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کے ادارہ جاتی ڈھانچے میں اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے چند تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔ کراچی میں بی ایس سی کے شعبے تین گروپوں میں رکھے گئے جبکہ اس کے 16 فیلڈ دفاتر تین علاقوں i) جنوبی، ii) وسطی اور iii) شمالی علاقوں میں بانٹے گئے ہیں۔ جنوبی علاقہ کراچی، نارتھ ناظم آباد، حیدرآباد، سکھر اور کوئٹہ دفاتر پر مشتمل ہے۔ شمالی علاقے میں اسلام آباد، راولپنڈی، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان اور مظفر آباد دفاتر شامل ہیں۔ وسطی علاقہ لاہور، بہاولپور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد دفاتر پر مشتمل ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ 16 میں سے 11 فیلڈ دفاتر وسطی اور شمالی علاقوں میں واقع ہیں، جو کام کے مجموعی بوجھ کا 60 فیصد، انسانی وسائل کا 62 فیصد اور نیشنل بینک آف پاکستان کی چیسٹس کے دو تہائی حصے کا احاطہ کرتا ہے۔ نیشنل بینک کی چیسٹ برانچوں اور کمرشل بینکوں کی برانچوں کی اکثریت بھی ان علاقوں میں کام کررہی ہے۔

کرنسی کی تقسیم سے متعلق کام بہتر بنانے کی کوششوں کے سلسلے میں اور یہ یقینی بنانے کے لیے کہ شعبہ بینکاری جعلی اور خستہ نوٹوں کی گردش کا ذریعہ نہ بننے پائے، اسٹیٹ بینک کوشش کرتا آیا ہے کہ ایس بی پی بی ایس سی اور شعبہ بینکاری میں کرنسی کا انتظام خودکار طریقے سے انجام پائے۔ اسٹیٹ بینک کی انتظامِ کرنسی حکمتِ عملی کے ایک جز کے طور پر ایس بی پی بی ایس سی فیلڈ دفاتر میں بینک نوٹوں کی تصدیق کرنے والی مختلف اقسام کی مشینیں نصب کرنے کا کام پہلے ہی شروع کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے بینک نوٹوں کی تصدیق اور پراسیسنگ کرنے والی تیز رفتار مشینیں حاصل کر کے نصب بھی کر دی ہیں جو ہمارے کراچی آفسز میں کام کررہی ہیں، اور خیبر پختونخوا اور پنجاب میں بڑے دفاتر کے واسطے ان مشینوں کے حصول کے لیے کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس اقدام کے لیے انتظامِ کرنسی سے متعلق ایس بی پی بی ایس سی کی سینئر انتظامیہ درکار ہوگی جو اس پورے عمل میں شریک رہے کیونکہ ان ہائی ٹیک مشینوں کی تنصیب کے دوران فوری اور موقع پر فیصلے کرنے کی ضرورت ہوگی جیسا کہ کراچی میں ان مشینوں کی تنصیب کے دوران دیکھا گیا۔

واضح رہے کہ ملک کے بالائی علاقوں پشاور، راولپنڈی اور اسلام آباد، مظفر آباد، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ دفاتر کو نئے بینک نوٹوں کی ترسیل کے ساتھ ساتھ تمام دفاتر کو سکوں کی تقسیم کا انتظام بھی لاہور آفس کی جانب سے انجام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ کرنسی آپریشنز کا بڑا حصہ مرکزی وشمالی علاقوں میں انجام پاتا ہے اور لاہور سے ان آپریشنز کا انتظام چلانے کے نتیجے میں مؤثر نگرانی اور پاکستان ریلوے کے ساتھ رابطہ کاری میں بہتری آئے گی اور ایس بی پی بی ایس سی کو اپنے قانونی فرائض کی بہتر انجام دہی میں مدد ملے گی۔ لہٰذا، ایس بی پی بی ایس سی کے 11 میں سے 5 شعبوں کو جن کے فرائض کا تعلق کرنسی مینجمنٹ، حکومت کے لیے بینکاری کی خدمات، اندرونی آڈٹ، زرمبادلہ کی سرگرمیوں اور ترقیاتی مالیات گروپ سے متعلق پالیسیوں کے نفاذ سے ہے اور جو ان فرائض کی انجام دہی ٹرانزیکشن کی بنیاد دو دفتری سطح

پر اور یومیہ بنیادوں پر کرتے ہیں، جزوی طور پر وسطی اور شمالی علاقوں کو منتقل کیا جا رہا ہے تاکہ ان سرگرمیوں کے ورک لوڈ کے مطابق وسیع تر آپریشنل کارکردگی اور نقل و حمل میں سہولت کو یقینی بنایا جا سکے۔ نگرانی کی جانچ کو بہتر بنانے کی غرض سے اندرونی آڈٹ کی منتقلی سے بھی ان دفاتر میں آڈٹ کی مشق میں اضافے کو یقینی بنانا ممکن ہو سکے گا۔

نگرانی کے ضروری اختیارات کی حامل خاصی ورک فورس جنوبی علاقے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کراچی ہیڈ آفس میں رہے گی۔ اس فیصلے کا مقصد صرف ادارہ جاتی کارکردگی بہتر بنانا، اندرونی کنٹرولز کی اثر انگیزی میں اضافہ کرنا، فیصلوں میں یکسانیت کو یقینی بنانا اور ایس بی پی بی ایس سی کے آپریشنز کی کارکردگی میں بہتری لانا ہے۔ یہاں یہ اضافہ کیا جاسکتا ہے کہ جہاں تک عملے کا تعلق ہے یہ منتقلی صرف آپشن کی بنیاد پر کی جا رہی ہے۔ ابھی تک ملازمین نے انتظامیہ کے فیصلے پر بھرپور ردعمل ظاہر کیا ہے اور کافی تعداد میں ملازمین کی جانب سے لاہور منتقلی کا آپشن موصول ہو چکا ہے۔ آپشن جمع کرانے کی آخری تاریخ 14 اکتوبر 2016ء ہے۔

یہ بھی دوبارہ کہا جاسکتا ہے کہ اس اقدام میں اسٹیٹ بینک کے امور اور ایس بی پی بی ایس سی کے ہیڈ آفس کی منتقلی شامل نہیں۔ ایس بی پی بی ایس سی کا ہیڈ آفس، اس کے چھ شعبے بشمول شعبہ اسٹریٹجک اینڈ کارپوریٹ افیئرز کراچی میں ہی رہیں گے۔ اس کے منیجنگ ڈائریکٹر (ایم ڈی) بھی کراچی میں ہی رہیں گے۔ جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے، یہ فیصلہ انتظامیہ کی جانب سے کیا گیا ہے جس کی پیشگی اطلاع ایس بی پی بی ایس سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو دے دی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆